مختصر

فتاوی دین الخالص

http://salfibooks.blogspot.com

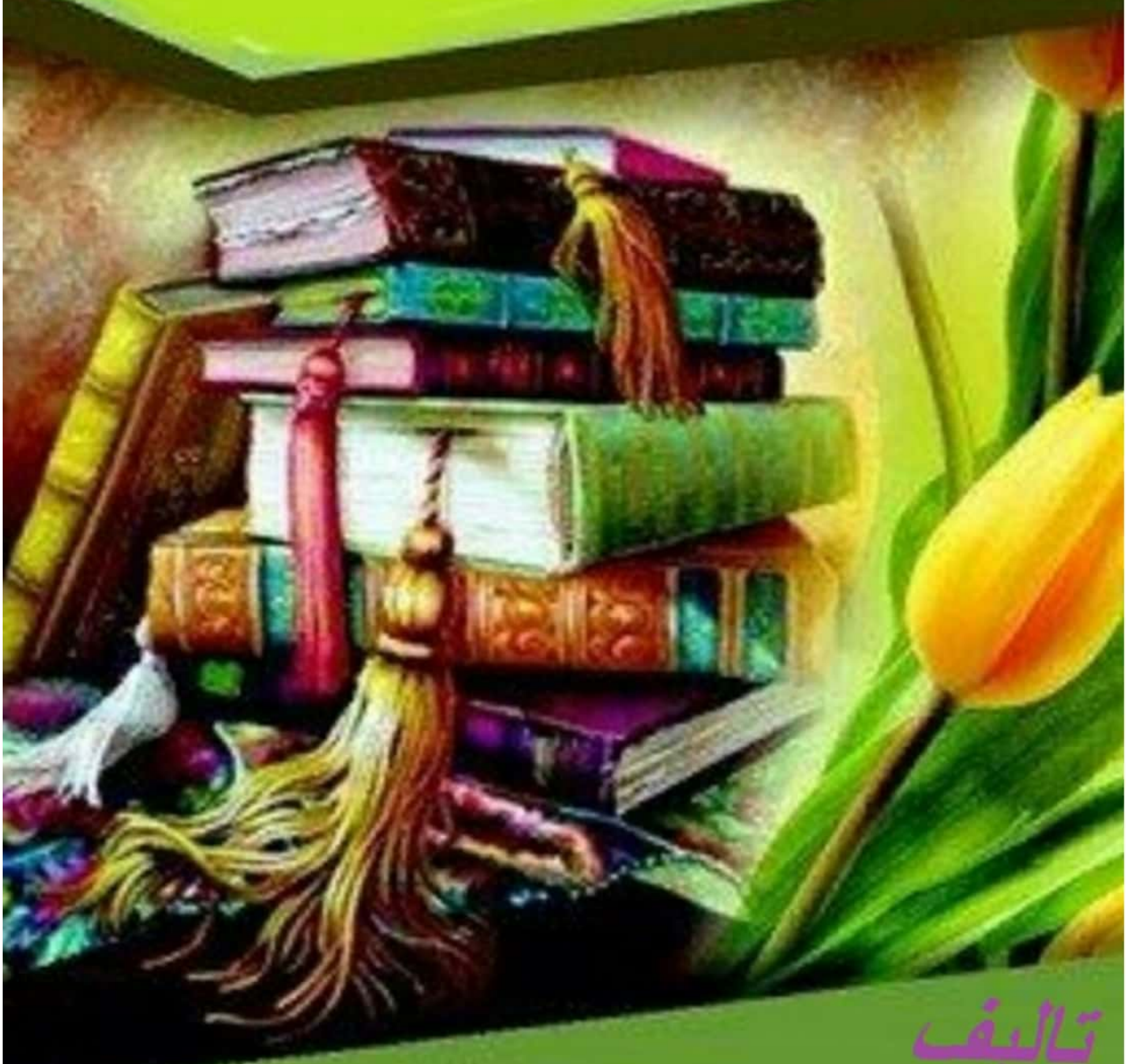

تالیف
فضیلة الشیخ ابو محمد امین اللہ پشاوری

ترجمه : فضیلة الشیخ علامه عبدالقیوم

Scanned by CamScanner

مختصر فتاویٰ

الدین الخالص

اُردو

تالیف

ابی محمد امین اللہ البشاوری حفظہ اللہ

مکتبہ محمدیہ

منگل مارکیٹ گنج پشاور Mob: 0301-8828492

Scanned by CamScanner

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمہید

فتویٰ سے متعلق فوائد

دین میں فتویٰ نویسی کے لیے ان فوائد کی معرفت ضروری ہے تاکہ فتویٰ میں بصیرت پیدا ہو اور تَقَوُّلْ عَلَی اللّٰہ کا مرتکب نہ ہو۔

یہ فوائد بکثرت ہیں، بعض اہم درج ذیل ہیں :

پہلا فائدہ : مفتی کو درج ذیل حالتوں میں فتویٰ سے گریز کرنا چاہیے :

۱-: سخت غصے کی حالت۔

۲- : سخت بھوک کی حالت۔

۳- : پریشان کن غم۔

۴- : سخت خوف۔

۵ - : اُونگھ کا غلبہ۔

۶- : قلبی شغل کا غلبہ۔

۷ - : ضرورت قضائے حاجت۔

تو جب اپنے نفس میں ایسی کوئی چیز محسوس کرے جس سے وہ حال اعتدال میں نہ رہے اور تحقیق وتبیین میں کمال نہ رہے تو فتویٰ سے گریز کرے کیونکہ اللہ کے دین میں فتویٰ دینا بڑی ذمہ داری کا کام ہے اس لیے متنبہ رہنا واجب ہے۔

دوسرا فائدہ :

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

Scanned by CamScanner

www.KitaboSunnat.com

اہلیت کے بغیر فتویٰ دینے والا نافرمان ہے اور اس قسم کے مفتی مقرر کرنے والے حکمران بھی گناہ و نافرمانی میں برابر کے شریک ہیں۔ امام احمد و امام ابن ماجہ نبی ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

[مَنْ أَفْتَى النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ كَانَ إِثْمُ ذَلِكَ عَلَى الَّذِي أَفْتَاهُ]

(جو علم کے بغیر لوگوں کو فتوے دیتا ہے تو اس کا گناہ فتویٰ دینے والے پر ہے)۔

امام مالک رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اگر کسی سے مسئلہ پوچھا جائے تو جواب دینے سے پہلے یہ سوچ لے کہ جنت میں جانا چاہتا ہے یا جہنم کا ایندھن بننا چاہتا ہے اور آخرت میں اسکی نجات کی کیا صورت ہوگی، پھر اس مسئلے میں جواب دے۔

ان سے کسی مسئلے کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا میں نہیں جانتا کہا گیا یہ تو معمولی اور آسان سا مسئلہ ہے تو آپ غصہ ہوئے اور فرمایا علم میں کوئی بھی چیز معمولی نہیں، تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ قول نہیں سنا:

﴿إِنَّا سَنُلْقِي عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيلًا﴾ (یقیناً ہم تم پر بہت بھاری بات عنقریب نازل کریں گے) (مزمل آیت:۵)۔

امام احمدؒ نے فرمایا: جو فتویٰ دینا شروع کرے اس نے بہت بڑا کام کرنا شروع کر دیا ہے انتہائی ضرورت کے بغیر اس کام سے بچنا چاہیے، "لا أدري" (میں نہیں جانتا) نصف علم ہے، بہت سے ایسے مسائل میں جن کی دلیل نہ ملے فتوے دینا جنون ہے۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔

تیسرا فائدہ:

مفتی پر نص کے خلاف فتویٰ دینا حرام ہے اگر چہ وہ اسکے مذھب کے موافق ہو اسکی مثال یہ ہے کہ اگر کسی شخص کے بارے میں پوچھا جائے جس نے صبح کی ایک رکعت ادا کی تھی کہ سورج طلوع ہو گیا تو اب وہ اپنی نماز پوری کرے یا نہیں تو کہے کہ نماز پوری نہ کرے، حالانکہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں [فَلْيُتِمَّ صَلَاتَهُ] (وہ اپنی نماز پوری کرے) یا جیسے کسی مرنے والے کے بارے میں پوچھا جائے جس کے روزے رہ گئے ہوں اس کا ولی اسکی طرف سے روزے رکھ سکتا ہے؟ تو کہا جائے کہ ولی کو اسکی طرف سے روزے نہیں رکھنے چاہئے حالانکہ صاحب شرع ﷺ کا فرمان ہے:

«جو مر جائے اور اسکے ذمہ روزے ہوں تو اس کا ولی اسکی طرف سے روزے رکھے»

اور جیسے پوچھا جائے کہ ایک شخص نے اپنا سامان بیچا پھر مشتری مفلس ہو گیا اور وہ بیچی ہوئی چیز بعینہٖ مشتری کے پاس پائی گئی تو کیا بیچنے والا اس کا زیادہ حقدار ہے کہ نہیں؟ تو یہ کہے کہ وہ زیادہ حقدار نہیں اور صاحب شرع ﷺ فرماتے ہیں: «وہ زیادہ حقدار ہے»

اور جیسے رمضان میں بھول کر کھانے پینے والے کے بارے میں پوچھا جائے کہ کیا وہ اپنا روزہ پورا کرے؟ تو کہے کہ وہ اپنا روزہ پورا نہ کرے اور صاحب الشرع ﷺ فرماتے ہیں: "وہ اپنا روزہ پورا کرے"۔

Scanned by CamScanner

www.KitaboSunnat.com

اور جیسے ذی ناب درندے کے بارے میں پوچھا جائے کہ وہ حرام ہے؟ تو کہے کہ "حرام نہیں" اور رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں "ذی ناب درندے کا کھانا حرام ہے"۔

اور جیسے پوچھا جائے کہ رکوع اور سجدے میں پیٹھ سیدھی نہ کرنے والے نمازی کی نماز ہو جاتی ہے؟ پس کہے کہ "ہو جاتی ہے"۔

اور صاحب شرع ﷺ فرماتے ہیں "رکوع اور سجدے میں پیٹھ سیدھی نہ کرنے والے کی نماز نہیں ہوئی"۔

اور اگر پوچھا جائے اولاد کو عطیہ دینے میں تفضیل کا مسئلہ درست ہے کہ نہیں اور یہ ظلم ہے کہ نہیں تو کہے کہ درست ہے اور ظلم نہیں۔

اور صاحب شریعت ﷺ فرماتے ہیں: "یہ درست نہیں" اور فرماتے ہیں "مجھے ظلم پر گواہ مت بناؤ"۔

اور جیسے ہبہ کرنے والے کے بارے میں پوچھا جائے کہ اسکا اپنے ہبہ میں رجوع حلال ہے کہ نہیں؟ تو کہے کہ ہاں اسکے لئے ہبہ میں رجوع جائز ہے لیکن والد اور قرابت والے کے لیے رجوع درست نہیں اور صاحب شریعت کا فرمان ہے کہ "کسی بھی ہبہ کرنے والے کا اپنے ہبہ میں رجوع حلال نہیں البتہ والد اپنی اولاد کو اگر ہبہ کرے تو اس میں رجوع کر سکتا ہے"۔

اور جیسے پوچھا جائے کہ کیا مسلمان کافر کے بدلے میں قتل کیا جا سکتا ہے؟ تو کہے کہ ہاں مسلمان کافر کے بدلے میں قتل کیا جا سکتا ہے اور صاحب شرع ﷺ فرماتے ہیں: "مسلمان کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے"۔

اور جیسے گواہ اور قسم کے ساتھ فیصلے کے بارے میں پوچھا جائے تو کہے کہ درست نہیں اور صاحب شرع ﷺ نے ایک گواہ اور ایک قسم کے ساتھ فیصلہ کیا ہے۔

اور جیسے ایک رکعت وتر کے بارے میں پوچھا جائے تو کہے کہ ایک رکعت وتر جائز نہیں اور صاحب شریعت ﷺ فرماتے ہیں: «جو پانچ وتر پڑھنا چاہے پڑھ سکتا ہے، جو تین وتر پڑھنا چاہے پڑھ سکتا ہے اور جو ایک وتر پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتا ہے»

اور فرمایا ہے: «اگر طلوع صبح کا خوف ہو وتو ایک رکعت پڑھ لے»۔

اور اگر پانچ وسق سے کم میں زکوۃ کا پوچھا جائے تو کہے کہ ہاں اس میں زکوۃ فرض ہے اور صاحب شریعت ﷺ فرماتے ہیں: "پانچ وسق سے کم میں زکوۃ نہیں ہے"۔ اور اگر پوچھا جائے کہ تیمم میں ایک ضرب کلائی کے جوڑ تک کفایت کرتی ہے کہ نہیں؟ تو کہے کہ کفایت نہیں کرتی اور صاحب شریعت ﷺ کی نص صریح ہے کہ کفایت کرتی ہے اور اس نص کا کوئی مدفع نہیں اور اس جیسی اور بہت سی نظائر ہیں جسے آپ اعلام الموقعین (۲۳۹/۴-۲۴۴) میں ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

اور اسلاف طیب کا نکیر وغضب ایسے لوگوں پر بڑا شدید ہے جو حدیث رسول اللہ ﷺ کا رائے وقیاس اور استحسان یا لوگوں میں کسی کے قول کے ساتھ معارضہ کرتے ہیں، اور حدیث کے ساتھ تعارض کی مثالیں بیان کرنے والے کو وہ ترک کرتے تھے اور وہ حدیث رسول اللہ کے لیے سوائے انقیاد وتسلیم اور سمع وطاعہ کے ساتھ قبول کرنے کے اور کسی کو جائز نہیں سمجھتے تھے اور اسے قبول کرنے کے لئے عمل وقیاس شہادت اور قول فلاں کی موافقت تک توقف کو خاطر میں نہیں لاتے تھے بلکہ وہ اللہ کے اس قول پر عمل کرتے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

Scanned by CamScanner

www.KitaboSunnat.com

﴿وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ﴾

(احزاب آیت:۳۶)۔

(اور (دیکھو) کسی مؤمن مرد و عورت کو اللہ اور اسکے رسول کے فیصلہ کے بعد اپنے کسی امر کا کوئی اختیار باقی نہیں رہتا)۔

اور اس قول پر : ﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾ (النساء،آیت:۶۵)

(سو قسم ہے تیرے پروردگار کی اے مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ تمام آپس کے اختلاف میں آپ کو حاکم نہ مان لیں پھر جو فیصلے آپ ان میں کردیں ان سے اپنے دل میں کسی طرح کی تنگی اور ناخوشی نہ پائیں اور فرمانبرداری کے ساتھ قبول کرلیں)۔

اور اس جیسی اور بہت سی آیتیں۔

لیکن اب ایسا دور آیا کہ اگر کسی کو کہا جائے کہ رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے، انہوں نے ایسے ایسے فرمایا ہے، تو حدیث کو سنتے ہی یہ کہہ کر رد کر دیتے ہیں کہ اس کا قائل کون ہے؟ اور قائل کے معلوم نہ ہونے کو حدیث کی مخالفت اور ترک کی دلیل بنا لیتے ہیں۔

اگر وہ خیر خواہی سے کام لیں تو انہیں معلوم ہو جائے کہ یہ سب سے بڑی باطل بات ہے اور رسول کی سنن ثابتہ اس جہالت کے ساتھ رد کرنا درست نہیں اور جہالت کا عذر پیش کرنا سب سے بڑی قباحت ہے اور یہ اعتقاد رکھے کہ اس سنت کی مخالفت میں اجماع منعقد ہو چکا ہے۔ یہ حقیقت میں مسلمانوں کی جماعت پر سوءِ ظن ہے جو رسول اللہ ﷺ کی سنت کی مخالفت میں اتفاق کو ان کی طرف منسوب کر رہا ہے اور اس اجماع کا عذر پیش کرنے میں اس سے بڑی قباحت اس حدیث کے قائل کے بارے میں اسکا عدم علم اور جہالت ہے تو اس سے سنت پر جہالت کی تقدیم لازم آئی۔ واللہ المستعان.

ائمہ اسلام میں سے کسی نے کبھی یہ نہیں فرمایا کہ حدیث رسول اللہ ﷺ پر عمل نہ کیا جائے جب تک اس پر عمل کرنے والا معلوم نہ ہو جائے، رب کعبہ کی قسم احادیث پر عمل کرنے کے لئے یہ کوئی شرط نہیں کہ یہ معلوم کیا جائے کہ اس کا قائل کون ہے؟۔

چوتھا فائدہ :

مفتی پر لازم ہے کہ وہ نصوص میں فاسد تاویلوں سے گریز کرے۔ اگر اس سے کتاب اللہ یا سنت رسول اللہ کی تفسیر و تشریح پوچھی جائے تو وہ اپنے مذہب و خواہش کی موافقت کے لئے باطل تاویلوں کے ذریعے اپنے ظاہر سے نہ ہٹائے اور جو اس کا مرتکب ہو تو وہ فتویٰ سے روکے جانے کا مستحق ہے امام شافعی رحمہ اللہ نے فرمایا "حدیث اپنے ظاہر پر ہی رہے گی" اور عقائد کی کتابوں میں مذکور ہے کہ کتاب وسنت اپنے ظاہری معنی پر ہی جاری ہونگے ہاں اگر ظاہر سے ہٹا کر کسی اور معنی پر عمل کرنے کی دلیل موجود ہو تو ظاہری معنی چھوڑا جا سکتا ہے۔ عالم میں سارے فساد کا سبب فاسد تاویل ہی ہے اہل کتاب کا طریقہ درست رہا جب وہ تاویل کرنے لگے تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

Scanned by CamScanner

www.KitaboSunnat.com

ایسے فساد میں واقع ہوئے کہ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

پانچواں فائدہ :

مفتی پر لازم ہے کہ وہ ایسے اہل علم سے جن کے علم پر اسے بھروسہ ہو مشورہ کرتا رہے اور از خود جواب دیکر اپنے آپ کو اونچا نہ کرے اور فتووں میں اپنے علاوہ دیگر اہل علم کی مدد حاصل کرے۔

اللہ تعالیٰ نے بھی "فَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ" کہہ کر مشورے کا حکم دیا ہے اور مؤمنوں کی توصیف بیان فرمائی ہے کہ "وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ" (شوریٰ، آیت ۳۸) (انکے کام آپس میں مشورے سے ہوتے ہیں)۔

سیدنا عمر بن خطاب ﷛ کو جب کوئی نیا مسئلہ درپیش ہوتا تو وہ اسکے لئے حاضر صحابہؓ سے مشورہ کیا کرتے تھے۔

چھٹا فائدہ :

مفتی کے لئے درج ذیل مسنون دعا بکثرت پڑھتے رہنا چاہیے: [اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَائِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ، عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ، أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيمَا كَانُوا فِيهِ يَخْتَلِفُونَ، اهْدِنِي لِمَا اخْتُلِفَ فِيهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ إِنَّكَ تَهْدِي مَنْ تَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ]

(اے اللہ جبرائیل، میکائیل اور اسرافیل جیسے عظیم الشان فرشتوں کے رب، آسمان وزمین کے پیدا کرنے والے غائب وحاضر کے جاننے والے، بندوں کے درمیان اختلافی امور میں تو ہی فیصلہ کرے گا، ان اختلافی امور میں اپنے اذن سے تو میری حق کی طرف رہنمائی فرما، بیشک تو ہی جسے چاہتا ہے صراط مستقیم کی طرف رہنمائی فرماتا ہے)

امام مکحول رحمہ اللہ جواب میں "[لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ]" فرماتے تھے۔

اور امام مالک رحمہ اللہ "[مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ]" فرماتے تھے۔

ور معاذ بن جبل ﷛ نے حکم دیا کہ انسان کو چاہئے کہ مُعَلِّم ابراہیم علیہ السلام کی پناہ پکڑے۔

اسی وجہ سے امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہا کرتے تھے: [يَا مُعَلِّمَ إِبْرَاهِيمَ عَلِّمْنِي]

(اے ابراہیم (علیہ السلام) کے سکھانے والے مجھے بھی سکھادے)۔

یہ تمام حسن نیت اخلاص قصد اور معلم اول یعنی انبیاء ورسل کے معلم سے مدد طلب کرنے میں سچی توجہ کے مظاہر ہیں۔ جو شخص دین الٰہی کی تبلیغ اسکے بندوں کو ارشاد ونصیحت اور بلا علم تقول علی اللہ سے بچنے کی طرف صداقت کے ساتھ متوجہ ہو تو اللہ اسے نامراد نہیں کرتا، جب نیت ورغبت میں صداقت موجود ہو تو دو اجر اگر نہ ملیں ایک اجر سے ضرور نوازا جائے گا۔

واللہ المستعان۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

Scanned by CamScanner

ساتواں فائدہ:

اکثر اہل افتاء حق کو جانتے ہوئے جب دیکھتے ہیں کہ مسائل کی غرض کے موافق نہیں بلکہ مخالف ہے فتویٰ دینے سے گریز کرتے ہیں اکثر مفتی مستفتی سے اسکی غرض پوچھتے ہیں اگر جواب اسکی غرض کے موافق ہو جواب لکھ کر دیدیتے ہیں اور بصورت عدم موافقت کسی دوسرے مفتی کے پاس بھیج دیتے ہیں اور یہ مطلقاً جائز نہیں بلکہ اس میں تفصیل ضروری ہے اگر کسی ایسے مسئلے کے بارے میں پوچھا گیا ہے جو علم اور سنت سے متعلق ہے یا عملی مسائل سے اسکا تعلق ہو جس میں رسول اللہ ﷺ کی نص موجود ہو تو مفتی کے لیے سائل کی غرض کا لحاظ رکھتے ہوئے فتویٰ ترک کرنا اور اس میں توقف کرنے کی کوئی گنجائش نہیں بلکہ یہ بڑا گناہ ہے کسی کی غرض کو اللہ ورسول پر مقدم کرنا کیسے جائز ہو سکتا ہے؟ اور اس مسئلہ کا تعلق اجتہاد سے ہو اور اس کے نزدیک اس میں کوئی راجح قول نہ ہو تو اس میں فتویٰ دینا ترک کردے۔

آٹھواں فائدہ:

بعض لوگ فتویٰ میں دلیل کے ذکر کو عیب سمجھتے ہیں حالانکہ یہ عیب سمجھنا اولیٰ بالعیب ہے فتوے کی روح اور اس کا جمال تو دلیل ہے تو فتویٰ میں اللہ ورسول کا کلام مسلمانوں کا اجماع صحابہ کے اقوال اور قیاس صحیح کا ذکر کرنا کیسے عیب ہو سکتا ہے فتویٰ کی زینت تو اللہ ورسول کا قول ہے، مفتی کا قول قبول کرنا تو واجب نہیں جب فتویٰ میں دلیل مذکور ہو تو مستفتی کے لیے اسکی مخالفت کرنا حرام ہے اور مفتی بلا علم فتویٰ کی زد سے بچ گیا۔ رسول اللہ ﷺ سے جب کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تو آپ سائل کو مطمئن کرنے کے لیے اس مسئلے کے نظائر وامثال بیان فرمایا کرتے تھے حالانکہ انکا اکیلا قول بھی حجت تھا تو کسی ایسے شخص کے بارے میں کیا خیال کیا جائے جس کا قول حجت نہیں، زیادہ سے زیادہ یہی ہو سکتا ہے کہ اس کا قول قبول کرنا جائز ہو اور بغیر حجت کے قابل قبول ہونا تو دور کی بات ہے۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے جب کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تو وہ فتویٰ میں حجت بیان کردیتے تھے اور کہتے تھے اللہ تعالیٰ نے اس طرح فرمایا ہے، رسول اللہ ﷺ نے اس طرح فرمایا ہے یا اس طرح کیا ہے اور سائل کی تسلی ہو جاتی تھی۔

صحابہ کے فتاویٰ میں غور کرنے پر یہ بکثرت مل سکتی ہے، پھر تابعین کا یہ طریقہ رہا کہ وہ حکم ذکر کر کے اسکی دلیل ذکر کرتے تھے اور اس کا علم بغیر دلیل کے کچھ کہنے سے مانع تھا۔

اور اسی طرح سائل بھی بلا دلیل اس کا قول قبول کرنے سے انکار کرتا تھا وقت گزرتا گیا، علم کا زمانہ دور ہوتا گیا، اور کم ہمتی یہاں تک پہنچی کہ مفتی حضرات "ہاں" یا "نہیں" کے ساتھ جواب دینے لگے اور مسئلے کا ماخذ اور اس کی دلیل ذکر کرنا ترک کر دیا گیا لیکن ساتھ ساتھ تقصیر کا اعتراف بھی کرتے تھے اور فتویٰ بالسلسل کو افضل سمجھتے تھے اس کے بعد حالات مزید دگرگوں ہوئے اور بات یہاں تک پہنچی کہ فتویٰ بالدلیل کو عیب سمجھنے لگے اور اس کی مذمت کی جانے لگی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

Scanned by CamScanner

www.KitaboSunnat.com

اور شروح وحواشی کو دلیل کا درجہ دے دیا گیا اور قول الرسول کو قابل التفات نہ سمجھا گیا اور جب کسی فتویٰ کی دلیل پوچھی جاتے تو کہا تا ہے، ردالمحتار میں اس طرح مذکور ہے حالانکہ ردالمحتار کا مؤلف نہ نبی تھا، نہ صحابی اور نہ ہی امام مجتہد۔
اور اس کتاب میں رطب ویابس جمع ہیں، بصد افسوس کہ آج کل کے مفتیوں کا شامی کے علاوہ کوئی ماخذ نہیں۔

واللہ المستعان.

نواں فائدہ :

کبھی کبھی کسی مفتی سے کوئی کسی چیز کے بارے پوچھتا ہے تو یہ اس سے منع کر دیتا ہے لیکن پوچھنے والے کو اس کے بدلے میں کسی اور مباح چیز تجویز کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تو گویا کہ اس نے باب محظور بند کر دیا اور باب مباح کھول دیا اور یہ کسی ناصح اور مشفق عالم کا کام ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اس طرح کرتا ہے علماء میں ایسے عالم کی مثال اطباء میں ناصح اور سمجھدار طبیب کی سی ہوتی ہے و بیمار کو مضر اشیاء سے بچاتا اور مفید اشیاء بتاتا ہے اطباء ادیان وابدان کی یہی شان ہوتی ہے۔
حدیث صحیح میں نبی ﷺ نے فرمایا ہے : "[مَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ يَدُلَّ أُمَّتَهُ عَلَى خَيْرِ مَا عَلِمَهُ لَهُمْ وَيَنْهَاهُمْ عَنْ شَرِّ مَا يَعْلَمُهُ لَهُمْ]"۔ (صحیح مسلم)
(اور اللہ تعالیٰ نے جو بھی نبی مبعوث فرمایا ہے اس پر حق ہے کہ اسے جو بھی بھلائی کی بات معلوم ہو اپنی امت کی اس کی طرف رہنمائی کرے اور جو بھی بری بات اسے معلوم ہو اس سے ان کو منع کرے)۔

دسواں فائدہ :

مفتی کے لیے مناسب ہے کہ وہ حتی الامکان اپنے فتویٰ میں نص کے الفاظ ذکر کرے کیونکہ اس میں حکم اور دلیل کا بیان تمام ہوتا ہے اور اس میں صحت، دلیل اور حسن بیان کی ضمانت ہوتی ہے جب کہ فقہ معین رب کا قول نہیں ہوتا، صحابہ اور تابعین اور ائمہ میں سے جو ان کے منہج پر تھے اسی طریق کے پابند تھے۔ لیکن بدقسمتی سے بعد میں آنے والوں نے یہ روش ترک کر دی اور نصوص کو چھوڑ اور عبارتیں ڈھونڈ نکالی جو ترک نصوص کا موجب بنیں اور اس میں جو فساد ہے اللہ تعالیٰ جانتا ہے۔

گیارھواں فائدہ :

جس کے پاس حدیث کی کتب موجود ہوں اور وہ اسکا معنی مفہوم سمجھتا ہو تو اس کے لیے اس پر فتویٰ دینا اور عمل کرنا جائز ہے اور کسی امام وفقیہ کی کوئی ضرورت نہیں، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی یہی عادت تھی کہ جب انہیں حدیث رسول ﷺ پہنچی تو وہ نسخ وتعارض کا اندیشہ خاطر میں نہیں لاتے تھے اور بے دھڑک عمل کرتے تھے یہ اس صورت میں جب حدیث کا معنی واضح طور پر سمجھتا ہو اگر حدیث کے معنی میں خفاء ہو تو پھر عدم فہم کی وجہ سے فتویٰ دینا درست نہیں۔

Scanned by CamScanner

www.KitaboSunnat.com

بارھواں فائدہ :

مفتی کے لیے فتویٰ دینے میں جلد بازی مناسب نہیں جب اس سے مسئلے پوچھا جائے اور اسے اس کے جواب کا یقین ہو تو مدلل جواب دے دے اگر اسے شک یا توقف ہو تو سائل سے مہلت مانگ لے اور کتب سنت اور اقوال علماء کا مطالعہ کر کے با دلیل سمجھ کر یقین کے ساتھ سائل کو جواب دے، اسی لیے مفتی کے لیے ایک خاص مذہب کی کتب کا مطالعہ کفایت نہیں کرتا، حق اہل علم کے اقوال میں ہے، اس لیے کتب علماء کا مطالعہ لازم ہے، طالب حق کو حق مل کے رہے گا۔

تیرھواں فائدہ :

مفتی کے پاس سنت کی کتابوں کا ذخیرہ ہونا چاہیے اور صحیح وضعیف کی معرفت کے لیے احادیث کی اسانید کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ اور اس طرح مذاہب اربعہ کی کتب فقہ بھی موجود ہونی چاہیے۔ اس طرح اہل علم کے اقوال میں اس کیلئے حق کا تبیّن اور واضح ہونا ممکن ہوگا۔ واللہ المستعان۔

چودھواں فائدہ :

مفتی کو اللہ تعالی سے بکثرت دعا کرتے رہنا چاہیے، اللہ کی طرف نہایت عجز وانکسار اور احتیاج صادق کا اظہار کرتے رہنا چاہیے تاکہ باب فتویٰ اس کے لیے آسان ہو۔ جو تضرع والحاح کے ساتھ اللہ سے دعا کرتا ہے۔ اللہ اس کے لیے رحمت وہدایت اور توفیق کے دروازے کھول دیتا ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے علم نافع اور عمل مقبول مانگتا ہوں اور تجھ سے ہدایت، تقویٰ، پاکدامنی اور غنیٰ کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! اس فتاویٰ کو اپنے پاس شرف قبولیت بخش، اور تمام مسلمانوں کے لیے اسے مفید بنا۔ اور میرے لیے ذخیرہ آخرت بنا۔ آمین۔

OOOOOOO

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

Scanned by CamScanner